ہفتہ وار رسالہ: 377
WEEKLY BOOKLET: 377

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ بنام

علمِ دین

کے بارے میں 22 سوال جواب

صفحات: 21

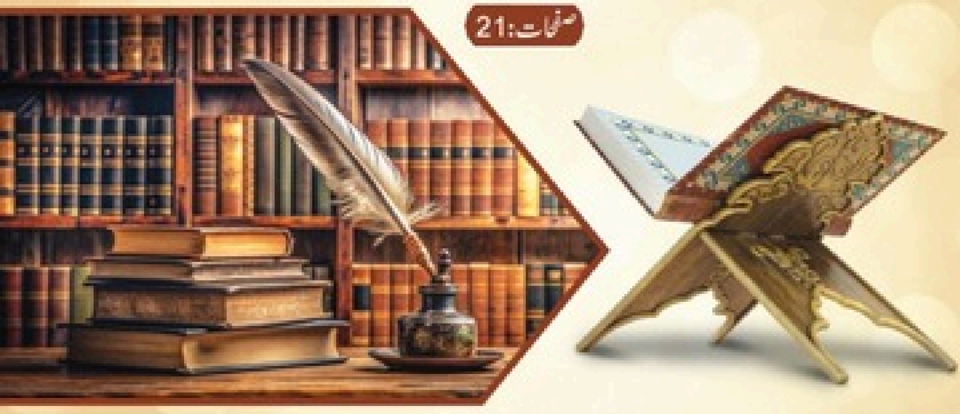

علمِ دین کتنا آنا چاہیے؟ 03
علمِ دین کس سے حاصل کریں؟ 15
کم وقت میں زیادہ علم حاصل کرنے کا طریقہ 06
کیا جنّت میں بھی علم میں اضافہ ہوگا؟ 20

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

علمِ دین کے بارے میں 22 سوال جواب

دُعائے خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ "علمِ دین کے بارے میں 22 سوال جواب" پڑھ یا سُن لے اُسے علمِ دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما کر ماں باپ سمیت بِلا حساب جنّت میں داخلہ عطا فرما۔
اٰمِین بجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحبّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث:928)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سوال: علمِ دین کسے کہتے ہیں؟ کیا صرف نماز روزے کا علم ہی علمِ دین ہے؟

جواب: علم کا مطلب ہے: جاننا، معلوم ہونا۔ نماز روزے کا علم بھی بے شک علمِ دین ہے، لیکن اس کے علاوہ بھی بہت ساری چیزیں علمِ دین میں داخل ہیں۔ علمِ دین میں بہت وُسعت ہے اور یہ اتنا زِیادہ ہے کہ سارا علم تو کوئی حاصل کر ہی نہیں سکتا۔ سب سے بڑی علم والی ذات اللہ پاک کی ہے، جس کو کسی نے علم نہیں دیا، وہ اپنے آپ عالم ہے۔ پھر اُس کے دیئے سے اُس کی مخلوق میں حضرتِ آدم علیہ السّلام سے لے کر قیامت تک کے لئے سب سے بڑے عالمِ دین جناب رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہیں۔ ہر نبی عالمِ دین ہوتا ہے اور اپنی

www.dawateislami.net

اُمّت میں سب سے بڑا عالِم وہی ہوتا ہے۔ اِس وقت کے نبی میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے بڑے عالِم ہیں۔ یوں علمِ دین کی وُسعت اور گہرائی بہت زیادہ ہے، اس لئے جو جتنا زیادہ علمِ دین حاصل کرسکے اس کو کرنا چاہیے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5/271)

سوال: تعلیم حاصل کرنا ہر مَرد و عورت پر فرض ہے۔ یہ راہ نُمائی فرمائیے کہ کتنا علم حاصل کرنا ضروری ہے؟

جواب: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ یعنی ہر مسلمان پر علم طلب کرنا فرض ہے۔"[1] لفظِ "تعلیم" پر آدمی تھوڑا آگے پیچھے ہو جاتا ہے اور تعلیم سے مُراد عُموماً اِسکول وغیرہ کی تعلیم لی جاتی ہے حالانکہ اِس حدیث سے اِسکول یا کالج کی تعلیم مُراد نہیں ہے۔[2] بعض لوگ اِس طرح کی اَحادیثِ کریمہ کے ذریعے اپنے اِسکول، کالج اور دُنیاوی تعلیمی اِدارے چلا رہے ہوتے ہیں، توبہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ۔ اَحادیثِ مُبارَکہ سے اپنی اَٹکل کے ذریعے اِستِدلال کرنا حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے،[3] صرف مُحَدِّثین عُلَمائے کِرام ہمیں اِس کا معنٰی بتاسکتے ہیں۔ بہرحال! اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِس حدیثِ پاک کی "فتاویٰ رَضویہ" میں تفصیلاً شرح فرمائی ہے جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے کہ "ہر مسلمان پر فرض عُلوم جاننا ضروری ہیں جیسے کوئی بالغ ہُوا تو اُس پر نَماز فرض ہوگئی، اب اُس پر نَماز کے ضروری مسائل جاننا بھی فرض ہو گیا، اِسی طرح رَمَضان آیا تو جس پر روزہ فرض ہے اُس پر رَمَضان کے ضروری مسائل جاننا بھی فرض ہوگیا، یُوں ہی تاجِر یعنی Businessman

---

1 ...ابن ماجہ، 1/146، حدیث: 224

2 ...فتاویٰ رضویہ، 23/623

3 ...فیض القدیر، 1/172، تحت الحدیث: 133 ماخوذاً

www.dawateislami.net

پر تجارت کے، گاہک پر خریداری کے، نوکر پر نوکری کے، جس پر زکوٰۃ فرض ہے اُس پر زکوٰۃ کے، اِسی طرح جس کو شادی کرنی ہے اُس پر نِکاح و طلاق کے ضروری مسائل جاننا فرض ہیں۔"(1) (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 4/ 373-374)

سوال: علمِ دین کتنا آنا چاہیئے؟

جواب: سب سے پہلے تو اپنے عقائد سے واقف ہونا ضروری ہے، اس کے علاوہ گناہوں کی معلومات ہونا فرض ہے، باطنی بیماریاں مثلاً تکبر، حسد، ریا وغیرہ جن کو "مُہلِکات" کہا جاتا ہے ان کی معلومات ہونا بھی فرض ہے۔ اس کے لئے "باطنی بیماریوں کی معلومات" اور "نجات دلانے والے اعمال کی معلومات" یہ دونوں کتابیں مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کرکے پڑھنا بہت ضروری ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 7/ 119)

سوال: وقت ہونے کے باوجود علمِ دِین حاصِل نہ کرنے والے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: وقت ہونے کے باوجود عِلمِ دِین حاصِل نہ کرنا بہت بڑی محرومی کی بات ہے، قیامت کے دِن ایسے شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی، چنانچہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دِن اُسے ہوگی جسے دُنیا میں عِلم حاصِل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے عِلم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس عِلم پر عمل نہ کیا)۔ (تاریخ ابن عساکر، 51/ 137) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں عِلمِ دِین حاصِل کرنے کے

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، 23/ 623-626 مفہوماً

www.dawateislami.net

بے شمار مَواقع ملتے رہتے ہیں اور وقتاً فوقتاً مختلف کورسز کا بھی سلسلہ ہوتا ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائی ان کورسز میں داخِلہ لیں، اِن شاءَ اللہ عِلمِ دِین سیکھنے سکھانے اور اس پر عمل کا جذبہ پانے کا ذہن نصیب ہو گا۔(ملفوظات امیر اہل سنت، 1 / 183، 184)

سوال: ہمارے مُعاشرے میں دِینی تعلیم حاصِل کرنے والے طُلَبا کی حوصلہ شِکنی اور دُنیوی تعلیم حاصِل کرنے والوں کی حوصلہ اَفزائی کی جاتی ہے،اِس سوچ کو کیسے بدلا جائے؟[1]

جواب: دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ اَفراد یا خود عالِم، مُفتی اور قاری والدین اپنی اولاد کی دِینی تعلیم حاصِل کرنے پر نہ صِرف حوصلہ اَفزائی کرتے ہیں بلکہ اِس کے لیے کوششیں بھی کرتے ہیں لیکن مُعاشرے کے عام اَفراد کا بچوں کو دِینی تعلیم دِلوانے کا ذہن نہیں ہوتا بلکہ اگر بچّہ دینی ماحول ملنے کے سبب حفظِ قرآن یا دَرسِ نِظامی کرنا چاہے تو اسے اِس طرح کے طَعنے مِلتے ہیں کہ کیا مولوی بَن کر مسجد کی روٹیاں توڑے گا؟ عالِم بن کر کھائے گا کیا؟ B.A کر یا ڈاکٹر یا اِنجینئر بن تا کہ اچھا روز گار ملے۔ یہ بات صِرف طَعنوں کی حد تک نہیں رہتی بلکہ باقاعدہ دِینی تعلیم سے روکنے کے لیے حَربے اِختیار کیے جاتے ہیں مثلاً اگر بیٹا دَرسِ نِظامی میں داخلہ لے لیتا ہے تو اب اس سے کما کر لانے کا مُطالبہ کیا جاتا ہے حالانکہ گھر میں مَعاشی تنگی کا سامنا بھی نہیں ہوتا جبکہ دوسری طرف دُنیوی تعلیم دِلوانے کے لیے پہلے اسکول میں دس سال اور پھر کالج اور یونیورسٹی میں کئی کئی سال جیب سے پیسا دے کر پڑھاتے ہیں۔ اِس تعلیمی عرصے میں والدین ہر طرح کی سہولت دے کر اَولاد کو تعلیم کے لیے بالکل فارِغ کر دیتے ہیں۔ اگر اپنا ذاتی کاروبار ہو تو اس میں بھی دَخل اندازی سے منع

---

1 ... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

کرتے ہیں تاکہ پڑھائی میں کوئی حَرَج نہ ہو۔ موجودہ مُعاشرے میں بھی دُنیوی تعلیم حاصِل کرنے والوں کی خوب حوصلہ اَفزائی کی جاتی ہے۔ مختلف اِداروں کی طرف سے ان طُلَبا کو اِسکالرشِپ اور نوکریاں دی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مَدارِس میں پڑھنے والے طُلَبا کی تعداد اسکول کالج میں پڑھنے والوں کے مقابلے میں ایک فیصد بھی نہیں۔ گلی گلی اسکول کُھلے ہوئے ہیں لیکن مَدارِس گنے چُنے ہی مِلیں گے۔ والدین اپنی اَولاد کو دُنیوی تعلیم کی رَغبت دِلانے کے لیے شروع سے ہی یہ ذہن دیتے ہیں:

پڑھو گے لکھو گے بنو گے نَواب
کھیلو گے کُودو گے ہو گے خراب

تو ایسے والدین کی بارگاہ میں عرض ہے کہ دُنیا ہی سب کچھ نہیں، اَصل آخرت ہے اور آخرت میں ڈاکٹریٹ یا انجینئرنگ کیا ہوا بیٹا کام نہیں آئے گا بلکہ حافِظ یا عالِمِ دِین بیٹا شَفاعت کرے گا جیسا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: قیامت کے دِن عالِم اور عابِد(یعنی عبادت گزار) کو اُٹھایا جائے گا، عابِد سے کہا جائے گا کہ جنّت میں داخِل ہو جاؤ جبکہ عالِم سے کہا جائے گا کہ جب تک لوگوں کی شَفاعت نہ کرلو، ٹھہرے رہو۔
(شعب الایمان، 2/268، حدیث:1717)

یہ کہنا کہ مولوی بن کر کھائے گا کیا؟ یہ مَحض شیطانی وَسوسہ ہے، رِزق اللہ پاک نے اپنے ذِمّۂ کَرم پر لیا ہُوا ہے اور دِینی تعلیم حاصِل کرنے والے دُنیوی تعلیم والوں کے مقابلے میں زیادہ پُرسکون زندگی گزارتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ خبریں تو سننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں ڈاکٹر یا افسر نے خودکُشی کرلی لیکن یہ خبر آج تک سننے کو نہیں ملی کہ فُلاں عالِمِ دِین نے پریشانیوں سے تنگ آکر موت کو گلے لگالیا۔ میرا برسوں سے چیلنج ہے کہ ایسی مثال آج تک

www.dawateislami.net

کوئی نہیں لا سکا کہ کسی عالمِ دِین نے خود کشی کرلی ہو۔ اِس کا بُنیادی سبب یہ ہے کہ عُلَمائے کِرام کو اللہ پاک کی مَعْرِفَت حاصل ہوتی ہے۔ وہ اللہ پاک سے ڈرنے والے ہوتے ہیں اور ان کی یہ صِفَت خود قرآنِ پاک نے بیان فرمائی ہے، جیسا کہ پارہ 22، سورۂ فاطِر کی آیت نمبر 28 میں اِرشادِ خُداوَندی ہے: ﴿ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾ ”ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو عِلم والے ہیں۔“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ عُلَمائے کِرام کے کِس قدر فَضائِل ہیں کہ انہیں قیامت والے دِن شَفاعت کا منصب دیا جائے گا لہٰذا اپنی آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے سارے ہی بچوں کو عالمِ دِین اور حافِظِ قرآن بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم ایک بچے کو تو عالمِ دِین بنا ہی ڈالیں۔ اللہ پاک نے چاہا تو گھر بلکہ خاندان والوں کی بخشش کا ذَریعہ بن سکتا ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/200-202)

سوال: کم وقت میں زِیادہ علم حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جو ذہین ہوتا ہے وہ کم وقت میں زِیادہ علم حاصل کرلیتا ہے کیونکہ ذہین جو پڑھتا ہے اُسے یاد رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے اُسے وقت کم لگتا ہے۔ جبکہ جو کم ذہین ہوتا ہے اُس کو زِیادہ وقت لگتا ہے۔ کعبۃُ اللہ شریف کی طرف مُنہ کرکے بیٹھ کر یاد کرنے سے جلدی یاد ہو جاتا ہے۔ شَیخُ الاسلام علّامہ بُرہانُ الدّین ابراہیم زرنوجی رحمۃُ اللہِ علیہ نے دو طُلَبا کا واقعہ لکھا ہے جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ ”کسی جگہ سے دو طالب علموں نے علمِ دین حاصل کرنے کے لئے سفر کیا اور جب پڑھ کر واپس آئے تو اُن میں سے ایک بہت بڑے عالِم بن کر آئے جبکہ دوسرے ایسے نہیں تھے۔ جب عُلَمائے کِرام نے معلومات حاصل کیں کہ یہ فرق

www.dawateislami.net

کیوں ہے؟ تو یہ بات سامنے آئی کہ جو بہت اچھے عالِم بن کر آئے تھے وہ جب بھی سبق یاد کرتے یا علمِ دِین حاصل کرتے تھے تو اِس بات کا اِہتمام کرتے تھے کہ اُن کا رُخ قبلہ کی طرف رہے۔ تو عُلَمائے کِرام نے فیصلہ دیا کہ یہ کعبے کی طرف منہ کرکے بیٹھنے کی برکت ہے۔" (تعلیم المتعلم، ص114۔ راہِ علم، ص83) کعبے کی طرف رُخ کرکے بیٹھنا سُنّت ہے، (جمع الجوامع، 4/283، حدیث:11876) کیونکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر کعبے کی طرف رُخ کرکے بیٹھا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم، 2/449)۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 10/23)

سوال: علمِ دِین حاصل کرنے کے لیے کس طرح کے بچے کو مدرسے میں داخل کروانا چاہیے؟[1]

جواب: جب دِین کے لیے اِنتخاب کرنا ہی ہے تو پھر ذہین تَرِین بیٹے کا دِین کے لیے اِنتخاب کرنا چاہیے۔ ہوتا یہ ہے کہ جو بچہ والدین کے نزدیک سب سے نِکَمّا ہوتا ہے اسے دِین کی طرف بھیجتے ہیں، وہ بھی بعض اوقات اپنی جان چُھڑانے کے لیے کہ ماں گھر کے کام کرے گی یا اس کو سنبھالے گی، باپ اپنا کام دَھندا کرے گا یا اس کے روزانہ کے جھگڑے نمٹائے گا۔ اس لیے اسے مولوی کے کھاتے میں ڈال دو، اب مولانا جانے اور اس کا کام جانے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 7/63)

سوال: چونکہ علم پر عمل نہ کرنے کی بہت سی وعیدیں ہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص علمِ دِین حاصل ہی نہ کرے اور یوں کہے: "علم حاصل ہوگا تو عمل بھی کرنا پڑے گا!" اس حوالے سے کچھ اِرشاد فرمادیجیے۔

جواب: ایسا سمجھنا شیطان کا بہت بڑا وار ہے، اس طرح تو سب لوگ جاہل رہ جائیں گے اور یہ سوچ کر کوئی بھی علمِ دِین حاصل نہیں کرے گا کہ "اگر اس نے علم پر عمل نہ کیا تو وہ

---

[1] ...یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

پھنس جائے گا!“ بہر حال علم بھی حاصل کیجیے اور اللہ پاک توفیق دے تو اس پر عمل کی بھی بھرپُور کوشش کیجیے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 7/236)

سوال: اگر کوئی اپنے علم پر عمل نہ کرتا ہو تو کیا اسے علم حاصل نہیں کرنا چاہیے؟

جواب: وہ اَعمال جو فَرائض و واجِبات میں سے ہوں اُن پر عمل کرنا ضروری ہے، چاہے عالم بنیں یا نہیں، ان پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے بندہ گناہ گار ہوگا، البتّہ! اعمالِ مُستَحَبَّۃ یعنی وہ اعمال جن کے کرنے پر ثواب ہو، لیکن نہ کرنے پر گناہ نہ ہو ان پر عمل نہ کرنے سے بندہ گناہ گار نہیں ہوگا۔ بندے کو چاہیے کہ علم حاصل کرے کہ یہ ثواب کا کام ہے اور جتنا ہو سکے عمل کرتا رہے۔ ثواب کے کام سب کو کرنے چاہئیں عالم ہو یا غیرِ عالم۔ علمِ دین سے دور کرنے کے لیے شیطان وسوسہ ڈالتا ہے، لوگ بھی مُبَلِّغِیْن کو طعنہ دیتے ہیں اور گھر والے طالبِ علم کو طعنہ دیتے ہیں کہ ”پہلے خود تو عمل کر لو پھر لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا“ گھر والوں کو ایسا نہیں کہنا چاہیے بلکہ اگر کوئی نیکی کا کام کرتا ہو تو اس کی حوصلہ اَفزائی کرنی چاہیے۔ اگر وہ آج عمل میں کمزور ہے تو کل مضبوط ہو جائے گا، لیکن نیکی کی دعوت چھوڑ دی تو مزید عمل سے دور ہو جائے گا۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 9/265-266)

سوال: آج کل لوگ اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں جبکہ دِینی مدارس کی طرف لوگوں کا رُجحان کم ہے، تو ایسا کیوں ہے؟

جواب: دِینی مدارس کی طرف لوگوں کا رُجحان کم تو کیا نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ اسکول، کالج اور یونیورسٹیاں بھری پڑی ہیں۔ لوگ اپنی جیب سے لاکھوں روپے خرچ کر کے تعلیم

www.dawateislami.net

حاصل کرتے اور کھانا بھی اپنی جیب سے کھاتے ہیں مگر پھر بھی دُنیوی تعلیم حاصل کرنے کی طرف ہی رُجحان ہے جبکہ دِینی مدارس میں مُفت تعلیم دی جاتی ہے حتّٰی کہ کھانا اور رہائش بھی مُفت دی جاتی ہے پھر بھی لوگوں کا رُجحان دِینی مَدارِس کی طرف کم ہے۔ اِن حالات کو دیکھتے ہوئے ہم نے دارُ المدینہ قائم کیے ہیں جن میں دِینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دُنیوی تعلیم بھی دی جاتی ہے تاکہ لوگ کسی بھی طرح دِین کے قریب آجائیں۔ دارُ المدینہ اِسکول سسٹم کے تمام مُعاملات شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے عُلَمائے کِرام کی نگرانی میں ہوتے ہیں تاکہ اِن میں کوئی غیر شرعی بات شامل نہ ہو جائے جس کی وجہ سے تعلیم میں خرابی پیدا ہو اور بچوں کی تعلیم و تربیت، ذہن اور اَخلاق پر بُرا اَثر مُرتَّب ہو۔ سب کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی آخرت پر بھی نظر رکھیں کہ دُنیا تو جیسے تیسے گزر ہی جائے گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ نَعُوْذُ بِاللہ آپ فاقے کریں، بھوکے مَریں اور بھیک مانگیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم بھیک نہیں مانگتے، ہمارے بچے بھی کھاتے پیتے اور پہنتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے جتنے بھی مُبَلِّغِیْن ہیں ان میں کوئی بھی بھوکا نہیں مَرتا اور کوئی بھی بھیک نہیں مانگتا، سب اپنے اپنے طور پر روزی کما رہے ہیں۔ سب دُنیوی تعلیم سے کورے بھی نہیں بلکہ ہمارے پاس ایک سے بڑھ کر ایک دُنیوی تعلیم یافتہ بھی ہیں۔

عُلَمائے کِرام سے ہماری بہت سی ضَروریات وابستہ ہیں

دُنیوی تعلیم پر سب زور لگا رہے ہیں مگر ہم دِینی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دے رہے ہیں کہ لوگ اِس کی طرف بھی آئیں اور اُمَّت کو عُلَمائے کِرام فَراہَم ہوں۔ عُلَمائے کِرام نہ ہوں تو ہمیں بہت پریشانی ہو جائے گی۔ جو لوگ دِینی تعلیم کی مُخالَفت کرتے ہوئے یہ

www.dawateislami.net

کہتے ہیں کہ ”مولوی بنو گے تو مسجد کی روٹیاں کھاؤ گے“ تو میں اُن سے کہوں گا کہ آپ غور کریں کہ اگر آپ پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھتے تو اللہ پاک آپ کو توفیق دے آپ پانچوں وقت کی نماز پڑھیں لیکن جمعہ تو پڑھتے ہوں گے ؟ تو بتاؤ! اگر مولوی نہ ہو تو کیا کوئی اَفسر مسجد میں آکر آپ کو جمعہ پڑھائے گا؟ یا کوئی وزیر جمعہ پڑھائے گا؟ یا کسی مِل اور فیکٹری کا مالک جمعہ پڑھائے گا؟ جمعہ تو مولوی ہی پڑھاتا ہے۔ یاد رکھیے! مولوی آپ کی ضرورت ہے، آپ اِسے مان اور عِزّت دیں۔ نہ سمجھ میں آئے تو آزمالیں، مَر و گے تو کوئی مِسٹر، کوئی افسر، کوئی سَرمایہ دار، کوئی وزیر یا کوئی مِنسٹر آپ کا جنازہ نہیں پڑھائے گا، یہی مولوی جنازہ پڑھائے گا، یہی مولوی آپ کو قبر میں اُتارے گا، یہی مولوی سورتیں پڑھ کر آپ کو اِیصالِ ثواب کرے گا۔ آپ عید کی نماز تو پڑھتے ہوں گے ! تو بتاؤ! نمازِ عید کون پڑھائے گا؟ یقیناً مولانا اور عالم ہی نماز پڑھائیں گے تو معلوم ہوا کہ مولانا اور عالم ہماری ضَرورت ہیں، اِس لئے مُعاشرے میں یہ بھی ہونے چاہئیں۔ ساری مَساجد یہی لوگ سنبھالے ہوئے ہیں ورنہ نمازوں کے لئے امام کہاں سے لائیں گے ؟ جمعہ پڑھانے کے لئے خطیب کہاں سے لائیں گے ؟ اگر کوئی شخص دُنیوی اِعتبار سے اچھا مقرِّر ہو تب بھی وہ خطبہ نہیں پڑھ سکتا کیونکہ جمعہ کا خطبہ مولانا صاحب ہی پڑھیں گے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 10/ 284-286)

سوال: بعض لوگ یُوں کہتے ہیں کہ ”دُنیاوی تعلیم حاصل کرو گے تو عیش کرو گے، علمِ دین سیکھ کر مولانا بنے تو بُھوکے مَر جاؤ گے۔“ یہ اِرشاد فرمائیے کہ ایسا کہنا کیسا؟ نیز ایسا کہنے والوں کی کس اَنداز میں اِصلاح کی جائے ؟

جواب: دَعوتِ اِسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال

www.dawateislami.net

جواب ‘‘[1] میں ہے: ’’سوال: ’’دُنیوی تعلیم حاصِل کروگے تو عیش کروگے، علمِ دین سیکھ کر مولوی بنوگے تو بُھوکے مَروگے‘‘ یہ کہنا کیسا؟ **جواب: اِس جُملہ میں علمِ دین کی توہین کا پہلو نُمایاں ہے اِس لئے کُفر ہے۔ قائل** (یعنی جو ایسا کہہ رہا ہے، اُس) **پر توبہ و تَجدیدِ ایمان لازِم ہے** (یعنی اپنے کہے سے توبہ بھی کرے اور کلمہ پڑھ کر نئے سِرے سے اِیمان لائے) **اور اگر علم و عُلَما کی توہین ہی مقصود تھی تو قَطعی کُفر ہے، قائل کافِر و مُرتَد ہوگیا اور اُس کا نِکاح بھی ٹُوٹا اور پچھلے نیک اَعمال بھی ضائع ہوئے۔**‘‘ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص357)

بہر حال! علمِ دین، دینی کتاب اور شریعت کی توہین کُفر ہے۔ (مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، 2/509) اگر عالِمِ دین کی توہین علمِ دین کی وجہ سے کرتا ہے تب بھی کُفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/129۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، 2/509) **اللہ کریم ہم سب کا اِیمان سلامت رکھے۔**

اٰمِین بجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رہی یہ بات کہ ’’جو علمِ دین حاصل کرتا ہے وہ بُھوکا مَرتا ہے‘‘ تو یاد رہے کہ بُھوکے دُنیاوی تعلیم یافتہ لوگ مَرتے ہیں۔ میرا بڑا پُرانا چیلنج ہے جس کا ابھی تک کسی نے جواب نہیں دیا کہ ’’کوئی ایک ایسی مثال لاؤ کہ کسی عالِم اور مفتیِ اِسلام نے کبھی خُودکشی کی ہو۔‘‘ حالانکہ دُنیا میں روزانہ شاید ایک منٹ میں تین لوگ خُودکشی کرتے ہیں اِس کے باوُجود بھی آج تک کسی عالِم کے خُودکشی کرنے کی ایک مثال بھی سامنے نہیں آئی۔ یہ بات یاد رہے

---

[1] ... **’’کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب‘‘** یہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تصنیف ہے جس کے 708 صفحات ہیں۔ اِس کتاب میں 398 سوال جواب اور 242 کفریہ کلمات کی مثالیں شامل ہیں، اس کے علاوہ ایمان کی حفاظت سے متعلق کئی آیات، روایات اور حکایات درج ہیں۔ ہر مسلمان مرد و عورت کو اپنے اِیمان کی حِفاظت کی فکر حاصل کرنے کے لئے اِس کتاب کا مُطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ (شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ)

www.dawateislami.net

کہ یہاں عالِم سے مُراد علم کا عالِم ہے، ہر داڑھی والا شخص عالِم نہیں ہوتا۔ بے روزگاری سے تنگ آکر خُودکشی کرنے والے عُموماً ماڈرن لوگ ہوتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عالِمِ دین خُوشحال ہوتا ہے اور اُسے اِتنی ٹینشن نہیں ہوتی جتنی عام آدمی کو ہوتی ہے۔ مَزید یہ کہ عالِمِ دین کی مُعاشرے میں عزّت بھی ہوتی ہے، جب آئے تو اُس کی دَست بوسی کی جاتی ہے، اِحترام کیا جاتا ہے، اچّھی اور عزّت کی جگہ پر بٹھایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مسجد کا اِمام جو عالِم نہ ہو اُس کی بھی عزّت کی جاتی ہے جبکہ اِس کے مُقابلے میں عام آدمی کی اِتنی عزّت نہیں ہوتی۔ اِس لئے یہ تصوُّر غَلَط ہے کہ "دُنیاوی تعلیم حاصل کرو گے تو عیش کرو گے۔" عالِمِ دین ہونے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ دُنیاوی تعلیم سے کورا ہو، اِنگلش بولنے والے عُلَمائے کِرام بھی ہوتے ہیں۔ ہماری دَعوتِ اِسلامی میں بھی ایک سے ایک عُلَمائے کِرام ہیں جو اِنگلش بھی جانتے ہیں اور اچّھی دُنیاوی معلومات بھی رکھتے ہیں۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 10/18-19)

سوال: عِلمِ دین کِن طریقوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے؟[1]

جواب: مَدَنی چینل دیکھنا، عاشقانِ رَسُول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کرنا اور مکتبۃُ المدینہ کی کتابوں کا مُطالعہ کرنا، عِلمِ دِین حاصِل کرنے کے بہترین ذَرائع ہیں۔ اِسی طرح عاشقانِ رَسُول عُلَمائے کِرام سے شَرعی مَسائل پوچھنا بھی عِلمِ دِین حاصِل کرنے کا بہترین ذَریعہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کبھی کسی عالِم صاحب کے پاس شَرعی مسئلہ پوچھنے جائیں اور وہ کسی خیال میں بیٹھے ہوں تو یوں وہ آپ کو ڈانٹ بھی سکتے ہیں لیکن آپ نے ہرگز ان سے بدظَن نہیں ہونا۔ دیکھیے! گاہک اگر تاجر

1 ... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

سے کبھی سخت بات کر بھی دیتا ہے تو تاجر اس سے بدظن ہونے کے بجائے اسے سنبھال کر اپنا سودا بیچ ڈالتا ہے، اِسی طرح آپ نے بھی حکمتِ عملی کا مُظاہرہ کرنا ہے۔ بسا اوقات تھکن یا کسی پریشانی میں مبتلا ہونے کے وقت مسئلہ پوچھنے پر عالِم صاحب آپ کو ڈانٹ کر یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ بعد میں پوچھنے آنا تو آپ کو بعد میں اُن کے پاس ضَرور جانا ہے، یہ نہیں کہ اب میں دوبارہ کیوں جاؤں بلکہ اگر وہ آپ کو 100 بار بلائیں تو آپ کو 100 بار جانا ہے۔ آپ بولیں کہ ہم عالِم صاحب کے پاس جائیں تو وہ ہمیں اُٹھ کر گلے لگائیں، پیار سے اپنی جگہ پر بٹھائیں اور پھر چائے بھی پلائیں تو یہ سب نہیں ہوسکے گا۔ اگر آپ عُلَمائے کِرام کا اَدب کریں گے تو ہی آپ کو اُن سے کچھ حاصِل ہو پائے گا اور اگر آپ کا دماغ Mount Everest کی چوٹی پر ہوا کہ انہوں نے مجھے کیوں ڈانٹا؟ ان کا مُوڈ کیوں خراب تھا؟ چھوڑو یار! مولانا لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ تو پھر آپ کو ان سے کچھ حاصل نہیں ہو پائے گا۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 5/131-132)

سوال: لوگوں کے سَتانے کے خوف سے مَذہَبی حُلیہ اختیار نہ کرنا یا علمِ دین حاصل کرنے سے بچنا کیسا؟[1]

جواب: مُعاشَرے میں ایسے لوگ بھی ہیں جو مذہبی نظر آنے والے افراد کو تنگ کرتے ہیں لیکن یاد رکھئے! سَتانے والوں نے تو انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بھی ستایا ہے۔ میری جب سے داڑھی آئی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نہ کبھی کٹوائی ہے اور نہ ہی ایک مُٹّھی سے گھٹائی ہے، سَتانے والوں نے ستایا لیکن اکثریت نے عزّت ہی دی ہے۔ جو داڑھی مُنڈاتے ہیں کیا اُنہیں کوئی نہیں ستاتا! جو عالِم نہیں ہوتے کیا اُنہیں لوگ نہیں ستاتے! بلکہ عام عوام پر ظُلم کے واقعات

1 ...یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

تو زیادہ سننے کو ملتے ہیں، بے چاروں کو قتل کر دیتے ہیں اور لاشیں جنگلوں میں پھینک دیتے ہیں، عُلَمائے کِرام کے بارے میں اِس قِسم کے واقِعات آپ کو کم سُننے کو ملتے ہوں گے۔ بہرحال! ظُلم تو کسی کے ساتھ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ عالِم کی عزّت عوام کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔(ملفوظات امیرِ اہلِ سنت،3/205-206)

سوال: کیا اَولاد کی شرعی راہ نُمائی کے لئے والدین کا تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! والدین کو آتا ہو گا جبھی تو اَولاد کی راہ نُمائی کریں گے لیکن یہاں تو ”آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے“، بے چارے والدین کو بھی علم نہیں ہوتا۔ اگر کسی طرح اَولاد کو اچھی صُحبت مِل جائے جیسے عُلَمائے کِرام کی بارگاہ میں حاضری یا دعوتِ اِسلامی کا دینی ماحول مِل جائے اور جذبہ حاصل ہو جائے تو وہ خُود کوشش کر کے بہت سارے مسائل اور سنّتیں وغیرہ سیکھ لیتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اَولاد قابو میں نہیں آتی اور نہ ہی مسائل وغیرہ جانتی ہوتی ہے لیکن والدین کو دینی ماحول وغیرہ کی بَرَکت سے بہت سے مسائل کا علم ہوتا ہے۔ یُوں دونوں صورتیں مُعاشَرے میں پائی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اِسلامی کے دینی ماحول میں ایک تعداد ہوتی ہے جو سیکھے ہوئے ہونے کی حالت میں ماں باپ بنتی ہے کیونکہ ہمارے ہاں زیادہ تعداد نوجوانوں ہی کی ہے، البتہ کَماحَقُّہٗ فرض عُلوم جاننے والوں کی تعداد تھوڑی ہو گی۔ اللہ کریم ہم سب کو علمِ دین کا جذبہ عطا فرمائے۔ فرض عُلوم حاصل کرنا جیسے نماز اور روزہ وغیرہ کے اَحکام سیکھنا بہت بڑی عِبادت ہے،[1] اِس لئے سب کو فرض عُلوم سیکھنے چاہئیں۔ دعوتِ اِسلامی میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! سیکھنے کا ایک ماحول بنا ہوا ہے،

1... فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: افضل عبادت دین کے مسائل سیکھنا ہے۔ (جامع صغیر، ص81، حدیث:1280)

www.dawateislami.net

اِسلامی بہنوں کے شریعت کورس اور دیگر کورسز ہوتے ہیں[1] اسی طرح اسلامی بھائیوں کے بھی کئی کورسز ہیں جن میں ایک "فیضانِ نماز کورس" بھی ہے جو صرف سات دن کا ہے، ہوسکے تو یہ کورس کرنے کی ترکیب بنالیں، سات دن میں سب کچھ نہیں آئے گا، لیکن کچھ نہ کچھ ضرور آجائے گا اور مزید سیکھنے کا جذبہ مِلے گا جس سے ہم مطالعہ وغیرہ کر کے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا یا تَلَفُّظ درست نہیں ہیں تو مدرسۃُ المدینہ بالغان میں آجائیں، گھر بیٹھے سیکھنا چاہتے ہیں تو اِس کے لئے آن لائن (Online) نِظام بھی موجود ہے جس کے تحت کئی کورسز کروائے جاتے ہیں۔ پہلے کا دور تھا کہ ہَزاروں مِیل اُونٹوں اور گھوڑوں پر سَفَر کر کے اپنے پَلّے سے کھا کر لوگ علم حاصل کرنے جاتے تھے کبھی ڈاکو بھی لُوٹ لیتے تھے جبکہ اب تو کہاوَت ہی بدل گئی ہے، یعنی پہلے "پیاسا" کنویں کے پاس جاتا تھا، اب "کنواں" پیاسے کے گھر آکر کہتا ہے کہ "مجھ سے پیو اور سیرابی حاصل کرو" لیکن لوگوں کا انداز یہ ہے کہ ہمیں نہیں پینا، ہم پیاسے ہی مریں گے۔ ایسا نہ کریں، تمام عاشقانِ رسول آگے بڑھیں اور علم حاصل کریں۔ اللہ کرے دِل میں اُتَر جائے میری بات۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 4/375-376)

سوال: علمِ دین کس سے حاصل کریں؟[2]

---

1 ... اسلامی بہنوں کی مختلف مجالس کے تحت ہونے والے متعدد کورسز میں سے چند یہ ہیں: ❀ جنّت کا راستہ ❀ دینی کام کورس ❀ تجویدُ القرآن کورس ❀ اِصلاحِ اَعمال کورس ❀ فیضانِ زکوٰۃ کورس ❀ مَدَنی قاعدہ کورس ❀ نَماز کورس ❀ فیضانِ رفیقُ الحَرَمین ❀ اِسلامی زندگی کورس ❀ فیضانِ عُمرہ کورس ❀ فیضانِ تِلاوت کورس ❀ فیضانِ رَمَضان کورس ❀ گونگی، بہری اور نابینا اسلامی بہنوں کے لیے "اِسپیشل اِسلامی بہنیں کورس"۔

2 ... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

جواب: عِلمِ دِین کا خزانہ صرف عاشقانِ رَسُول کے ذَرِیعے ہی سمیٹنا ہے۔عاشقانِ رَسُول عُلَمائے کِرام جو پکّے سُنّی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے ماننے والے ہیں، آپ ان کے قدموں سے لپٹے رہیں اِن شاءَ اللہ آپ کو مَنزِل مل جائے گی۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5/131-132)

سوال: کیا روزی صرف دُنیاوی تعلیم اور ڈگریاں (Degrees) حاصل کرنے والوں کو مِلتی ہے؟[1]

جواب: آپ کو تجربے کی بات بتاؤں کہ بڑے بڑے سرمایہ دار اور سیٹھ حضرات سَنَد یافتہ (Qualified) یا تعلیم یافتہ (Educated) نہیں ہوتے، دُنیاوی تعلیم حاصل کرنے سے ہی روزی ملتی ہو ایسا نہیں ہے، رَزَّاق اللہ پاک ہے، وہی سب کو روزی دینے والا ہے، وہ بھوکا اُٹھاتا ضرور ہے لیکن بھوکا سُلاتا نہیں ہے، پرندے (Birds) بھی صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں، وہی کیڑے کو کَن (یعنی ذَرّہ۔Particle)، ہاتھی کو مَن اور وہیل (Whale) مچھلی کو ٹَن عطا فرماتا ہے۔[2] آپ کو کوئی دُنیاوی طور پر پڑھے لکھے افراد کے متعلق سننے کو ملے گا کہ انہوں نے بے روزگاری کی وجہ سے خودکشی کرلی، لیکن کسی عالِم کے متعلّق آپ کو ایسا کبھی سننے کو نہیں ملے گا۔ میں ایسا طَنز کے طور پر نہیں کہہ رہا بلکہ سمجھانے کے لئے کہہ رہا ہوں کہ جو دِینی علم رکھتے ہیں ان کو حقیر مت جانئے، یہ بھی اللہ کے اچّھے بندے ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/205-206)

سوال: کیا دورانِ تعلیم کوئی ہُنر مثلاً کمپیوٹر ڈیزائننگ یا کمپوزنگ وغیرہ بھی سیکھ لینا چاہئے؟

جواب: ہُنَر اور علم دونوں ہونے چاہئیں لیکن یاد رہے! اس علم سے مراد علمِ دِین ہے

---

1 ... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

2 ... ایک ٹَن میں 28 مَن ہوتے ہیں اور ایک مَن میں 40 سیر ہوتے ہیں جبکہ ایک سیر، 1 کلوگرام سے کچھ کم ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

یعنی سب سے پہلے فرض عُلوم اور اپنے ضروری عقائد سیکھے، اس کے بعد ضرورتاً علومِ آلیہ مثلاً مختلف زبانیں وغیرہ سیکھے۔ نیز ہُنر بھی جائز ہو اور جس سے ہُنر سیکھ رہا ہے اس سے سیکھنا بھی جائز ہو، ورنہ ہُنر تو سود کا بھی سیکھا جاتا ہے! (ملفوظات امیر اہل سنت، 421/7)

سوال: جو شخص عالِمِ دِین نہ ہو لیکن گھر میں کچھ نہ کچھ مذہبی و اسلامی کتابیں رکھتا ہو تو کیا اُسے ثواب ملے گا؟

جواب: کیوں نہیں ملے گا؟ اگر وہ دِینی کتابیں پڑھتا ہے، عِلمِ دین سے محبّت کرتا ہے تو بِالکُل ثَواب ملے گا۔ عالِم نہ ہونا گناہ تو نہیں ہے، ظاہر ہے ہر آدمی عالِم ہو بھی نہیں سکتا اور ہر ایک پر عالِمِ دِین ہونا فرض بھی نہیں ہے۔[1] (ملفوظات امیر اہل سنت، 139/4)

سوال: آپ کو دیکھا گیا ہے کہ علمِ دین سکھانے کے لئے بڑی کُڑَھن کا اِظہار فرماتے ہیں، اِس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اللہ پاک اِخلاص نصیب فرمائے۔ مجھے علمِ دین سے محبّت ہے اور عُلَمائے دین سے پیار ہے۔ اِنسان علمِ دین ہی کے ذریعے اِنسان بنتا ہے اگر علمِ دین سے کورا ہو تو حیوانوں جیسی حَرَکتیں کرتا ہے۔ علمِ دین حاصل کرنے کے بڑے فضائل ہیں۔ چند ایک عرض کرتا ہوں: اِمام اِبنِ عبدُ البَر رحمۃُ اللہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں: پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”خُذُوْا عَنِّی، خُذُوْا عَنِّی“یعنی مجھ سے علم حاصل کرو، مجھ سے علم حاصل کرو۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، ص156) حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یَومِ نَحْر (10، 11 اور 12 ذُوالحِجّۃِ الْحَرام کو ”اَیَّامِ نَحْر“ کہا جاتا ہے) کو اپنی سُواری پر جَمرے کی رَمی کی اور اِرشاد فرمایا: مجھ سے حج کے اَحکام

[1] ...یادرکھیے! ہر مسلمان عاقِل وبالِغ مَرد وعورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 624/23)

سیکھ لو کیونکہ مجھے خبر نہیں، شاید میں اِس سال کے بعد حج نہ کروں۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص156-157) مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی ہے جو مجھ سے علم کے متعلق سُوال کرے تاکہ خود بھی فائدہ حاصل کرے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص157) عظیم تابِعی بُزرگ حضرتِ سعید بن جُبَیر رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: مجھے اِس بات کی بڑی فکر ہے کہ میرے پاس جو علم ہے لوگ اُسے حاصل کرلیں۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص160) حضرتِ اِمام حَسَن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ لوگوں کو علم سکھانے میں پہل کرتے اور فرماتے: مجھ سے سُوال کرو۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص160) تابِعی بُزرگ حضرتِ عُروَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے: لوگو! میرے پاس آؤ اور مجھ سے علم حاصل کرو۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص161) تابعی بزرگ حضرتِ عِکْرِمَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے: تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ مجھ سے سوال نہیں کرتے؟ کیا تم غریب اور نادار ہوگئے ہو؟(جامع بیان العلم وفضلہ، ص161) حضرتِ سُفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر طالب علم میرے پاس آکر علم حاصل نہیں کریں گے تو خُدا کی قسم! میں خود اُن کے گھر جاکر علم سکھاؤں گا۔ کسی نے عرض کی: حُضور! علم حاصل کرنے میں اُن کی اچّھی نیّت تو ہوتی نہیں ہے، فرمایا: اُن کا علمِ دین حاصل کرنا ہی اچّھی نیّت ہے۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص162) حضرتِ اِمام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر میرے بس میں ہوتا تو علم گھول کر پلا دیتا۔(جامع بیان العلم وفضلہ، ص162)

بہرحال! سب کو علمِ دین کی حرص ہونی چاہیے۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات، مَدَنی مُذاکرے اور درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ علمِ دین ہی کے حلقے ہیں اِن سے علم حاصل ہوتا ہے۔ اللہ توفیق دے تو جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیں، اللہ

www.dawateislami.net

چاہے گا تو عالِم بن جائیں گے اور بہت علم حاصل ہو گا۔ اللہ کرے ہمارے اندر علم کی حرص پیدا ہو جائے۔(ملفوظات امیر اہل سنت، 4/224-225)

سوال: دُنیاوی تَرَقّی نہ ملنے کے خوف سے علمِ دین حاصل کرنے سے کَترانا کیسا؟[1]

جواب: بعض لوگ عِلمِ دِین حاصل کرنے سے اِس لئے کتراتے ہیں کہ دُنیا میں ترقی نہیں ملے گی، شاید یہ قبر و آخرت کی ترقی سے بے خبر ہیں اِس لئے یہ اپنی اَولاد کو بھی دُنیَوی ترقی دِلوانے کے لئے عِلمِ دِین سے محروم کر دیتے ہیں۔ یاد رَکھیے! عِلمِ دِین حاصل نہ کرنا بہت بڑی بُھول اور خسارے کا سودا ہے۔ جب آپ اپنے بیٹے کو صرف دُنیا کی تعلیم دے کر دُنیا سے چلے جائیں گے اور آپ کا بیٹا آپ کو اِیصالِ ثواب کرنا چاہے گا بھی تو نہیں کر سکے گا کہ اُسے قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا ہو گا۔ اگر آپ اپنے بیٹے کو دِیندار اور عالِم بنا کر جائیں گے تو اسے ایسا خوب پڑھنا آئے گا کہ جب وہ آپ کی قبر پر آئے گا تو آپ کہیں گے کہ یہ جائے نہیں، بَس میرے پاس بیٹھا رہے اور تلاوت کرتا رہے۔ اگر آپ نے اپنے بیٹے کو صرف دُنیوی تعلیم دِلوائی ہو گی تو وہ آپ کی قبر پر آ کر تلاوت کیسے کرے گا؟ اگر وہ تلاوت کر کے آپ کو اِیصالِ ثواب کرے تو آپ کو اُس وقت ثواب ملے گا جب اسے ملے گا اور اسے تلاوت کرنے کا ثواب اُس صورت میں ملے گا جب اسے دُرُست قرآنِ پاک پڑھنا آتا ہو گا۔ اگر بیٹے نے تلاوت کرتے ہوئے ایسی غلطیاں کیں کہ جن کی وجہ سے سارا معنیٰ ہی غلط ہو گیا تو آپ کو ثواب کہاں سے ملے گا؟(ملفوظات امیر اہل سنت، 10/283-284)

سوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی مذاکروں سے بہت علمِ دین سیکھنے کو ملتا ہے، اس کو یاد رکھنے کا کوئی

---

1 ... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

آسان حل ارشاد فرمادیجئے۔

جواب: اللہ کریم ہمارا حافظہ مضبوط کر دے۔ جس بات پر ہم Serious (یعنی سنجیدہ) ہوتے ہیں وہ بات یاد رہتی ہے۔ ناشتے کا ٹائم کتنے بجے ہے؟ وہ یاد ہے کیونکہ Serious ہیں۔ Lunch (یعنی دوپہر کا کھانا) کتنے بجے کرنا ہے؟ اِتنے بجے کرنا ہے کیونکہ Serious ہیں۔ فجر کی جماعت کا وقت کیا ہے؟ ہاں بھئی! کیا ٹائم ہے فجر کا؟ نہیں معلوم یا یاد نہیں ہے کیونکہ Serious نہیں ہیں اور جماعت سے نماز پڑھنے جاتے نہیں ہیں۔ اللہ کرے ہم علمِ دین کے تعلق سے Serious ہو جائیں، اس کو Easy (یعنی ہلکا) نہ لیں بلکہ اس کو اپنے سر پر لیں کہ نہیں نہیں، اسے یاد رکھنا بہت ضروری ہے، اِن شاءَ اللہ حافظے میں مضبوطی آئے گی۔
(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5/235)

سوال: کیا جنّت میں بھی عِلم میں اِضافہ ہوگا؟

جواب: جی ہاں! عِلم بے شک اللہ پاک کی نعمت ہے لہٰذا جنّت میں بھی عِلم میں اِضافہ ہوگا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/451)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

www.dawateislami.net

فہرست

علمِ دین کسے کہتے ہیں؟	01	علمِ دین کن طریقوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے؟	12
تعلیم حاصل کرنا ہر مَرد و عَورت پر فرض ہے	02	لوگوں کے ستانے کے خوف سے علمِ دین حاصل کرنے سے بچنا کیسا؟	13
علمِ دین کتنا آنا چاہئے؟	03	اَولاد کی شرعی راہ نُمائی کے لئے والدین کا تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے	14
مَواقع ہونے کے باوجود علمِ دین حاصِل نہ کرنا	03	علمِ دین کس سے حاصل کریں؟	15
دُنیَوی طُلَبا کے مقابلے میں دِینی طُلبا کی حوصلہ شِکنی کرنا کیسا؟	04	کیا روزی صرف دنیاوی تعلیم حاصل کرنے والوں کو ملتی ہے؟	16
کم وقت میں زِیادہ علم حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟	06	کیا دورانِ تعلیم کوئی ہُنر مثلاً کمپیوٹر ڈیزائننگ یا کمپوزنگ وغیرہ بھی سیکھ لینا چاہئے؟	16
کس طرح کے بچے کو عِلمِ دِین حاصل کروانا چاہیے؟	07	جو عالِمِ دِین نہ ہو لیکن گھر میں کچھ نہ کچھ اسلامی کتابیں رکھے تو کیا اُسے ثواب ملے گا؟	17
اس وجہ سے علم حاصل نہ کرنا کہ ”علم حاصل ہو گا تو عمل بھی کرنا پڑے گا!“	07	آپ ”علمِ دین سکھانے کے لئے بڑی کُڑھن کا اِظہار فرماتے ہیں“ اِس کی کیا وجہ ہے؟	17
جو علم پر عمل نہ کرتا ہو تو کیا اسے علم حاصل نہیں کرنا چاہیے؟	08	دنیاوی ترقی نہ ملنے کے خوف سے علمِ دین حاصل کرنے سے کَترانا کیسا؟	19
عُلَمائے کِرام سے ہماری بہت سی ضَروریات وابستہ ہیں	09	مدنی مذاکروں سے بہت علمِ دین سیکھنے کو ملتا ہے، اس کو یاد رکھنے کا کوئی حَل ارشاد فرمادیجئے	19
”دُنیاوی تعلیم حاصل کروگے تو عیش کروگے، مولانا بنے تو بھوکے مَر جاؤ گے۔“ کہنا کیسا؟	10	کیا جنّت میں بھی عِلم میں اِضافہ ہو گا؟	20

اگلے ہفتے کا رسالہ

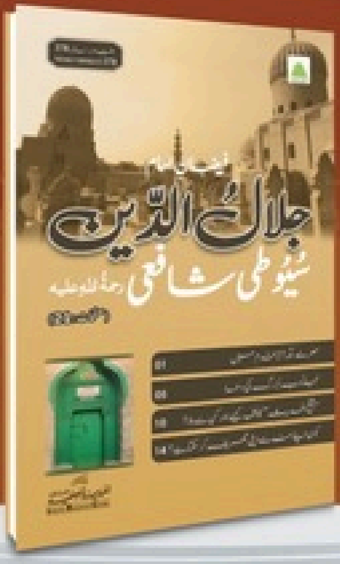

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net